



سوال

(551) دعاؤں کے پڑھنے میں مسنون انداز اختیار کرنا چاہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض دوست جب سفر پر یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو روزانہ صبح شام کسی ایک یا بعض افراد کو صبح و شام کے مسنون اذکار پڑھنے کو کہتے ہیں باقی سب لوگ سنتے رہتے ہیں (خود نہیں پڑھتے) اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ ﷺ صبح شام کچھ خاص اذکار کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے اور خاص دعائیں پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی نے وہ دعائیں سن کر یاد کر لیں وہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی طور پر یہ اذکار اور دعائیں پڑھنے لگے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کوئی طریقہ مروی نہیں کہ وہ مل کر یہ دعائیں اور اذکار پڑھتے ہوں یا کٹھے پڑھتے ہوں یا ایک پڑھتا ہو اور باقی خاموشی سے سنتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس دعا کرنے کی کیفیت میں اور تمام شرعی امور میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر عمل کریں۔ بھلائی تمام تر ان ہی اتباع ہی میں ہے اور ہر قسم کا شران کی مخالفت میں۔ لہذا ذکر دعا کے لیے جمع ہونا یا سے ایک طریقہ اور عادت بنا لینا بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَمُورِدٌ))

”جس نے ہمارے دین میں وہ چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

((إِنَّا كُنْمُ وَخُحْنَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُخْتَلَفٍ وَكُلُّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ))

”نئے لہجہ ہونے والے کاموں سے بچو، ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَعَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَأَمِنْ رِزْقَاتِي وَأَحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))



”اے اللہ! میں تجھ سے دین، دنیا اور اہل اور مال میں عافیت ک سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن دے اور میرے حفاظت فرما میرے اگے، پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر کی جانب سے اور تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔ (یعنی زمین میں دھنس جانے سے تیری پناہ میں آنا ہوں)۔“

یہ حدیث امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

((اللُّصْمُ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِنَّكَ النَّشُورُ))

”اے اللہ ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری توفیق سے شام کی اور تیرے حکم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مر میں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔“

شام کو یہی الفاظ فرماتے لیکن والیک الشور کی بجائے الیک المصیر (تیری ہی طرف واپسی ہے) فرماتے۔ یہ حدیث ابو داؤد، نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ